اٹھو سکینہؑ اٹھو جاتا ہے کارواں

قبرِ بتول تنہا ویران ہے مدینہ
کرب و بلا میں اصغر زنداں میں سکینہؑ
دل کو ہلا رہی ہے اصغرؑ کی ہچکیاں

ماں جا رہی ہے بی بی ویران گود لیکر
کرب و بلا کے بن میں اپنا سہاگ دیکر
کیسے مدینے جاؤں سب کچھ تو ہے یہاں

صغریٰ کا سامنا میں کیسے کروں بتا دے
پوچھے گی جب وہ مجھ سے میں کیا کہوں بتا دے
اماں مری سکینہؑ کھو آئی ہو کہاں

میں اس گھڑی سے پہلے اے کاش مر ہی جاؤں
کس کس کو کیا بتاؤں کس کس سے منھ چھپاؤں

پوچھیں کی مجھ سے آکر جب ساری بیبیاں
دل غم سے ہے دو پارہ ہے شامیوں نے مارا
عباسؑ بھی نہیں ہیں جو بڑھ کے دیں سہارا
جنگل میں سو رہی ہیں ساری نشانیاں
عرفانِ غم سکینہ ہے دکھ بھری کہانی
یہ دکھ بھری کہانی ناصر کی ہے زبانی
میں سوچتا ہوں اب بھی کیسے کروں بیاں